## سوال

اللہ تعالی کے فرمان { وماکان اللہ لیضل قوما } کی تفسیر

## جواب

الحمدللہ

اللہ تعالی اپنے عادلانہ حکم اور کریم نفس سے فرماتے ہیں کہ وہ کسی قوم کو وہ ابلاغ حجت اور رسالت کے بعد ہی کسی قوم کو گمراہ کرتے ہیں تاکہ ان پر حجت قائم ہوجائے جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا ہے :

اور ہم نے ثمودیوں کو ھدایت دی توانہوں نے ھدایت کو چھوڑ کر گمراہی کو پسند کیا ۔

اس آیت کی تفسیر میں ایک قول اور ہے ، امام مجاھد رحمہ اللہ تعالی اس آیت اور اللہ تعالی ایسا نہیں کرتا کہ کسی قوم کو ھدایت دینے کے بعد گمراہ کردے کے بارہ میں کہتے ہیں کہ ، اس میں خاص طور پر مومنوں کا مشرکین کے لیے بخشش طلب کرنے کا بیان ہے ، اور ان کے لیے عمومی معصیت اور اطاعت کا بیان ہے کہ تم اسے کرو یا چھوڑدو ۔

اور ابن جریر رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

اللہ تعالی یہ بیان فرمارہے ہیں کہ اللہ تعالی تمہیں ھدایت اور اللہ تعالی اور اس کے رسول پر ایمان نصیب کرنے کے بعد فوت شدہ مشرکوں کے بارہ میں تمہاری دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے تمہاری گمراہی کا فیصلہ نہیں کرنے والا حتی کہ اس کی نہی آجائے توتم اسے چھوڑدو ، لیکن اس سے قبل کہ تمہارے لیے نہی کے ساتھ اس کی کراہت بیان کی جائے توتم اس نہی پر عمل کرتے ہوئے اس سے رک جاؤ تو تم پر گمراہی حلال نہیں ہوگی ۔

اس لیے کہ اطاعت اور معصیت یہ دونوں ماموراور منہی عنہ اشیاء میں ہوتی ہیں توجس کا نہ توحکم ہی دیا گیا اور نہ ہی اس سے روکا گیا ہو وہ نہ تو مطیع ہوگا اور نہ ہی عاصی کیونکہ اسے نہ تو حکم دیا گیا اور نہ ہی اس سے منع کیا گیا ہے ۔ تفسیر ابن کثیر

واللہ تعالی اعلم .